

## 3799- گھروالوں سے شادی خفیہ رکھنا اور انہیں راضی کرنے کے لیے دوبارہ شادی کرنا

سوال

میری عمر اٹھائیں برس ہے اور دس برس سے ایک لڑکی سے محبت کر رہا ہوں، میں اس محبت کا اپنے والدین سے بھی ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اس کا رشتہ میرے لیے مانگ لیں، لیکن انہوں نے بالکل انکار کر دیا کیونکہ ان کے اصول ہم سے مختلف ہیں، میں نے تقریباً آٹھ برس تک کوشش کی کہ میرے گھروالے مان جائیں لیکن مجھے موس ہوتا ہے کہ وہ نہیں مانیں گے۔

میں یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اپنے گھروالوں کو راضی رکھوں یا پھر لڑکی سے شادی کرلوں، اور بالآخر میں نے نواہ قبل اس لڑکی سے اس کے والدین کی موجودگی میں شادی کر لیکن اپنے گھروالوں کو نہیں بتایا کہ میں شادی کر چکا ہوں، کچھ عرصہ بعد ان کے نظریات میں تبدیل پیدا ہوئی اور اچانک وہ اس لڑکی کو پسند کرنے لگے اور انہیں علم بھی نہیں کہ میں تو اس سے شادی کر چکا ہوں اور اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی سے شادی کرلوں، لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ ہم تو عرصہ سے شادی شدہ ہیں۔

میں انہیں اپنی شادی کے بارہ میں بتانا چاہتا اس لیے کہ میرے والد صاحب دل کے مریض میں مجھے علم نہیں کہ انہیں یہ خبر کیسی لگے اور وہ برداشت کر سکیں گے یا نہیں، اب میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ اپنی شادی کو خفیہ رکھتے ہوئے دوبارہ اپنی بیوی سے شادی کرلوں؟

آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی حدایت نصیب فرمائے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جب یہ سر ہو تو نکاح کا اعلان کیا جائے۔ یعنی اس میں دف کا استعمال کیا جائے۔ تاکہ زنا سے اس کی تمیز ہو سکے کیونکہ زنا ہی ایسا امر ہے جو غالباً خفیہ طریقہ سے ہوتا ہے، اور جب عقد نکاح میں شروط شرعیہ اور نکاح کے ارکان پائے جائیں تو وہ نکاح صحیح ہو گا چاہے اس میں لڑکے کے گھروالے رضامند نہ بھی ہوں۔

اور کنفو کے مسئلہ میں تو صرف دین ہے جب دینی طور وہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسے قرآن مجید میں بیان کیا ہے اس لیے ممکن ہے کہ مسلمان مرد کتابی عورت اور مسلمان عورت سے شادی کر لے لیکن اس میں شرط ہے کہ وہ عفت و عصمت کی مالکہ ہوئی چاہیے۔

اور مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکہ اور زانیہ عورت سے شادی کرے، بلکہ اسے دین والی تلاش کرنے کی حرکت کرنی چاہیے، اور مسلمان عورت کے لیے مسلمان مرد کے علاوہ کسی اور سے شادی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اہل کتاب کے مرد اس کے کنونیں شامل ہے بلکہ مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ ایک اچھے اور بہتر اخلاق کے مسلمان کو تلاش کرے۔

سوال میں بیان کی گئی حالت میں یہ کہنا ممکن ہے کہ:

اول: جب والد خاوند سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تو اسے بیوی کو طلاق دینا واجب نہیں۔

دوم: والد کا بیٹے پر ایک عظیم حق ہے اور گھر والوں کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنا واجب ہے، جب والد کا مریض ہو تو اور بھی زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے اس لیے بہتر تو یہ ہے کہ یہ شادی والد کے علم میں نہیں آنی چاہیے، یہ بعید ہے کہ اس کا موقف بدل چکا ہو کیونکہ اس کا موقف طبقاتی نظریات پر مبنی ہے اور بڑی عمر کے لوگوں میں تبدیلی اور قناعت مشکل ہی ہوتی ہے۔

سوم: آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کے آخری موقف کی تصدیق کر لیں اور اس لڑکی سے ان کی رضامندی کھاں تک ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی سے یہ سن لیا ہو کہ اس لڑکی نے شادی کر لی ہے، اور اب وہ آپ کو راضی کرنا چاہتے ہوں کیونکہ ان کے گمان میں یہ ہو کہ اس لڑکی نے آپ کے علاوہ کسی اور سے شادی کر لی ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کی آپ سے شادی کے بارہ میں سنا ہوا اور اس کا علم وہ آپ کے ذریعہ کرنا چاہتے ہوں، جب آپ ان کے موقف کی تصدیق کر لیں تو پھر اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ ان سے اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت لیں اور اسی اپنے والد سے بھی اگر وہ اجازت دے دیں تو یہ آپ کی منشائی ہے، اور اگر وہ آپ کو جازت نہ دیں تو پھر آپ اسی حالت میں رہیں جس پر پہلے ہیں تاکہ ان کے علم میں آنے سے جو کچھ خاوند انی فساد پیدا ہو گا اس سے بچے رہیں گے۔

اور عقد نکاح دوبارہ کرنے کے بارہ میں ہم نے فضیلہ الشیخ مفتی عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان کا جواب تھا:

(ہم ان کے جواب کا خلاصہ پیش کرتے ہیں)

پہلے عقد میں جب مکمل شرائط موجود ہوں اور نکاح کے موافع میں سے بھی کوئی مانع نہ پایا جائے تو وہ عقد نکاح صحیح ہے، تو پھر عقد نکاح دوبارہ نہیں کرنا چاہیے تاکہ اسے کھیل تاشہ نہ بنایا جاسکے، اور آپ کو چاہیے کہ آپ ہر وسیلہ اور طریقہ سے اپنے گھر والوں راضی کرنے کی کوشش کریں اور انہیں بتائیں کہ معاملہ مناسب طریقہ سے حل ہو چکا ہے۔

اور اگر آپ کو والد کی زندگی سے حقیقی طور خدا شہ ہو تو پھر ضرورت کو دیکھتے ہوئے عقد نکاح دوبارہ بھی ہو سکتا ہے۔

واللہ اعلم۔